نماز میں رفع الیدین

ترک رفع یدین

b

امابعد

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں مفسرین کرام ،محدثین م اورفقہاءامت خیرالا م پر جنہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ و روز محنت فرما کرعوام الناس کوقرآن کریم کی آیت کا شان ول اورتفسیری نکات بتائے احادیث رسول ﷺ کے مبارک الفاظ امت پہنچائے اور نئے آنے والے مسائل کوقرآن وحدیث کی روشنی میں حل فرما کر عامۃ الناس کوسمجھائے اس عظیم مت پر ان س قدسیہ کو جتنا بھی اج تحسین

پیش کیا جائے کم ہے۔

ان حضرات کے درمیان اَ کبھی کسی مسئلہ پ اختلاف ہوا بھی تو اسے حق و بطل ی اسلام وکفر کا معیار نہ بنایَ ی بلکہ عمومی طوراولیٰ غیراولیٰ راجح ومرجوح کی حیثیت حاصل رہی۔

بعض نے فرمای یہ طر زیدہ منا . ہے بعض نے فرمای دوسرا طر زیدہ منا . ہے۔انہیں مسائل میں سے مسئلہ رفع ی ین بھی ہے۔ اس میں اختلاف اکا. ین امت سے آرہا ہے بعض نے زمیں رفع ی ین کر. زیدہ منا . وراجح جا. اور بعض نے زمیں رفع ی ین نہ کر. زیدہ منا . اورراجح جا.۔

تمام اکا. اپنی اپنی تحقیق پ عمل کرنے کے . وجود دوسرے کی ز کو.طل قرارنہیں دیتے تھے، یہی وجہ ہے کہ. . ت یہ مسئلہ (رفع ی ین) مخلص اور. اکا خوف ر . والے علماء کے ہاں رہا تو اس پ بحث (کہ کون سا طر زیدہ اولیٰ ہے) محض درس گاہ میں علماء کے طبقہ میں ہوا کرتی تھی اوروہ بھی . ائمہ کا احترام کرتے ہوئے۔ . . یہ خالص علمی بحث ان لوگوں کے ہاتھ آئی جو اخلاص فی الدین اور اتحاد بین المسلمین کے مفہوم اور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ابجد سے بھی ۰ واقف ہیں تو نتیجہ یہ نکلا ہر مسجد میں ہر مکتب میں ہر دوکان پ ای ہنگامہ کھڑا کر دیَ ی اور وہ بھی بے ز سے نہیں اذان سن کر پیں ہانکنے والے سے نہیں بلکہ مسجد میں آنے والے زی سے کہ تیری تو زہی نہیں ہوئی، تیری تو زہی ۔۔ کے مطابق نہیں، تیری زتو نبی ﷺ والی زنہیں یہ سن کر پچاس سال سے اپنے ملک میں مسلمانوں کے متوا عمل کے مطابق ز پڑھنے والا بے چارہ پ یشان ہو کر پوچھتا ہے کہ وجہ کیا ہے؟ تو جواب ملتا ہے کیو تو نے زمیں رفع ی ین نہیں کی۔

قارئین مکرم فرمایئے اس عز نے کتنی بے زوں کو زی بنای اور کتنے زیوں کو بے زکہا؟

اَ یہ دین میں مخلص ہو تو تبلیغی جما کی طرح دروازہ دروازہ پ دستک دے کر گلی گلی کوچہ کوچہ میں گشتیں فرما کر دوکان دوکان پ دعوت دے کر لوگوں کو زی بنا مسجد میں قی و رونق کا . . . نہ کہ زیوں کے دلوں میں وسواس ڈال کر ان کو دل کر ۔

ستم بالائے ستم اس اللہ کے بندے نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس

بات (جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی) سے کتنے اصحاب رسول ﷺ ائمہ مجتہدین، مفسرین قرآن محدثین عظام اولیاء کبار فقہاء امت بے نماز ہونے کے زمرہ میں آ جائیں گے۔

خدارا ع آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

چونکہ سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ کے مزاج میں اعتدال پسندی اور اتحاد بین المسلمین ہے۔ یہی وجہ حتی الوسع چشم پوشی سے کام لیا گیا اور فضاء کو مکدر ہونے سے بچایا گیا۔ فریق ثانی نے سادہ لوح سنی مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا کہ دلائل کی دنیا میں احناف کا دامن قرآن وحدیث سے خالی ہے ان کے پاس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے اور کچھ نہیں ان حالات میں بادل ناخواستہ حالات وواقعات سے مجبور ہوکر محض اللہ کی رضاء کے لئے اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کی تائید میں چند دلائل قرآن وحدیث سے پیش کرتا ہوں تاکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کو اپنے مسلک کے دلائل معلوم ہوسکیں۔ اس ادنیٰ سی کاوش کو اللہ تعالیٰ منظور فرما کر ذریعہ نجات بنائے آمین

نوٹ میرے ان معروضات کے مخاطب امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بن ؒ کے مقلدین ہر ہر نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو تقلید کو شرک اور قیاس کو کارشیطان سے تعبیر کرتے ہیں۔

اہل علم ہی آج ہی مطالعہ فرماویں

تذکرة المصنفين

مؤلفہ

استاذ العلماء حضرت مولا ابوالقاسم

مفتی محمد عثمان القاسمی فاضل دیوبند نور اللہ مرقدہ

شائع ہوچکی ہے

درس می میں شامل کتب کے

[redacted]

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حقیقت حال

یہ ہے کہ عہد ت ﷺ میں وحی الٰہی سے دوسرے احکام کی طرح ز کے احکامات کی تکمیل بھی ت ریجاً ہوئی۔

اسی کی طرف ابوداؤد شریف ج۱/ص۷۴ ب کیف الاذان میں اشارہ ہے حضرت ﷺ نے فرما یہ ز میں تین مرتبہ تبد ہوئی۔

گرامی قدر احباب ذخیرہ احادیث پ ڑتی ہے تو مسئلہ رفع یدین میں رسول اللہ ﷺ کے کئی عمل مبارک سامنے آتے ہیں

❶ ہر ہر حرکت پر رفع یدین

یعنی ز شروع کرتے رکوع کو جاتے رکوع سے اٹھتے وقت سجدہ کو جاتے سجدہ سے اٹھتے دوسرے سجدہ میں جاتے سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا۔

بحوالہ ① ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۰۸ ② مسند احمد ج۳/ص۳۸۱ ③ ابن

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ماجہ ص۶۲ ④ دار قطنی ج/۱ص۲۸۹ ⑤ مغنی ابن قدامہ ج ۱ / ص ۲۱۲
⑥ تلخیص الحبیر ج/۱ص۵۴۲؛

❶ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین

بحوالہ ① ئی شریف ج/۱ص۱۲۳ ② فتح الباری شرح بخاری
ج ۲/ص۱۸۵ ③ ابوداؤد شریف ج/۱ص ۱۰۵ ④ ابن ماجہ شریف ص ۶۲

❷ ہر رکعت کی ابتداء میں رفع یدین

بحوالہ ① دار قطنی ج/۱ص۲۸۷ ② صحیح ابن ٗیمہ ج/۱ص ۳۲۱
③ ابوداؤد شریف ج/۱ص ۱۰۹ ④ طحاوی شریف ج/۱ص ۱۰۹ ⑤ ابن ماجہ
ص۶۲

❸ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین

بحوالہ ① ابن ماجہ ص ۶۱ ② دار قطنی ج/۱ ۲۸۹ ③ ئی شریف
ج/۱ص۱۰۲ ④ ابوداؤد شریف ج/۱ص۱۰۴ ⑤ بخاری شریف ج/۱ص۱۰۲

❹ صرف اور صرف ابتداء نماز میں رفع یدین

بحوالہ ① ٓ مذی شریف ج/۱ ص ۵۸ ② ابوداؤد شریف ج ۱ /
۱۰۹ ③ ئی شریف ج/۱ ۱۱۷ ④ طحاوی شریف ج/۱ص۱۱۰ ⑤ دار قطنی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ج ۱/ص ۲۹۳ ⑥ جامع المسا لخوارزمی ج ۱ ص ۳۵۲ ⑦ نصب الرایہ ج ۱ ص ۴۰۶ ⑧ مؤطا امام محمد ص ۸۸ ⑨ صحیح ابن حبان ج ۳ / ص ۱۷۸ ⑩ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷ ⑪ مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۷۱ ⑫ مسند امام اعظم ص ۵۰

تفصیلی حوالہ جات آنے والے صفحات میں حظہ فرماویں

نہایت قابل غور ت یہ ہے کہ پہلے تین مقامات (ہر حر ت کی رفع یین۔ سجدوں کے درمیان رفع یین۔ ہر رکعت کی ابتداء میں رفع یین) کی رفع یین پ نہ غیر مقلد دوستوں کا عمل ہے نہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا حالا ان مقامات کی رفع یین سے غیر مقلدین کے اصول کے مطابق کسی صحیح صریح غیر معارض فرمان ی ﷺ سے ثا ت نہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوت ہے کہ آ ان پ عمل کیوں نہیں؟ تو اس کے جواب میں احناف تو فرما گے چو رفع یین کثرت سے بتدریج قلت کی طرف آ رہا ہے اس لئے پہلے ہر حر ت پ رفع یین تھا۔ ۔ اس سے کم رفع یین کا عمل حضرت ﷺ سے ثا ت ہو ی تو سابقہ عمل متروک ہو ی پھر سجدوں کی رفع یین سے کم والا عمل حضرت ﷺ سے مل ی تو سابقہ

عمل متروک ہوَ ی پھر دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء سے کم رفع ی ین کا عمل ت ﷺ سامنے آ َ ی تو یہ عمل بھی متروک ہوَ ی اب غیر مقلدین اور احناف کے درمیان اختلاف صرف اس ب ت پ رہا کہ آ ی رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع ی ین اللہ کے نبی ﷺ کا دا وآ ٰ ی عمل ہے ی نہ تو سابقہ اصول کے پیش ا ف کا تقاضا یہ ہے کہ ب ہمیں صرف اور صرف ابتداء کی رفع ی ین کی روا ی ت صحاح ستہ سے مل گئیں تو ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر فقط ابتداء ز میں ہی رفع ی ین کرنی چاہیئے اور بس

ورنہ کہنے والے کہہ ت ہیں کہ غیر مقلدین دن رات حد ی ث حد ی ث کہنے کے ب وجود ان احاد ی ث پ بھی عمل نہیں کرتے جن میں ہر حر ت پ رفع ی ین کا ذکر ہے، ان احاد ی ث پ بھی عمل نہیں کرتے جن میں دوسجدوں کے درمیان رفع ی ین ث ب ت ہے ان احاد ی ث پ بھی عمل نہیں کرتے جن میں دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء میں رفع ی ین کا ثبوت ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فائدہ

چو ز میں رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع ی ین کے متعلق غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ یہی طر ن ی ﷺ ہے اس کے بغیر ز ن کے مطابق نہیں ہوتی یہی اللہ کے نبی ﷺ کا آ ی اور دا عمل ہے لہذا بوجہ مدعی ہونے کے ان (غیر مقلدین) پر شریعت یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ اپنے دعوی کو اپنے اصول کے مطابق (صحیح صریح غیر معارض صحاح ستہ کی حدی ث سے) ث ت کریں کیو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ضابطہ بیان فرمای

گواہ مدعی کے ذمہ ہیں

ترمذی شریف ج ۱ / ص ۱۹٤

اصولی طور پر احناف کے ذمہ دلائل پیش کر نہیں پھر بھی اتمام حجت کے لئے چند حوالہ جات ہدیہ قار ہیں۔

نوٹ اختصار کے پیش بعض قری المفہوم روایت کو ای عنوان کے تحت درج کیا ی ہے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مستدلات حنفیہ

﴿۱﴾ پہلی دلیل قرآن مجید سے حظہ ہو

بلاشبہ وہ مؤمن کامیاب ہوئے جو اپنی ز میں خشوع کرنے والے ہیں۔ سورۃ المؤمنون پ رہ ۱۸

اس آ ۔ ۔ کی تفسیر میں ترجمان القرآن رسول اللہ ﷺ کے چچازاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ترجمہ عا۔ ی وتواضع کرنے والے نہ دا ۔ التفات کرتے اور نہ ز میں رفع ۔ ین کرتے ہیں تفسیر ابن عباس ص ۳۵۹

طرز استدلال

آ ۔ ۔ کریمہ کی تفسیر میں سید۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں وہ مؤمن کامیاب ہیں جو ز میں رفع ۔ ین نہیں کرتے یعنی ز کے ا۔ روالی رفع ۔ ین (رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے تیسری رکعت کی ابتداء میں) سے روکا جارہا ہے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

﴿۲﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی ج۱/ص۵۸ پر ہے

صحابی رسول ﷺ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین فرمائی

امام ترمذی اس کے متعلق فرماتے ہیں

ج۱/ص۵۸

یہ حدیث حسن ہے یعنی ضعیف نہیں

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن اور علامہ ابن حزمؒ نے صحیح فرمایا

التلخیص الحبیر ج۱/ص۵۴۶

اس روایت کے تمام راوی صحیح مسلم کے راوی ہیں الجوہر النقی ج۲/ص۷۸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یہ حدیث ان مقامات پر بھی دیکھی جاسکتی ہے

① ئی شریف ج ۱/ص ۱۲۰ ② مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷

③ مغنی لابن قدامہ ج ۱/ص ۲۰۵ ④ مسند ابی یعلی ج ۴/ص ۱۶۷

〈۳〉 ﷺ

ئی شریف ج ۱/ص ۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اپنے حلقہ تلامذہ کو) کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی ز کی خبر نہ دوں پھر آپ کھڑے ہوئے صرف پہلی مرتبہ رفع یـ ین فرمائی اور پھر رفع یـ ین نہ فرمائی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مرکزعلم کوفہ

م۔ ظرین مختصراً شہر کوفہ کی اہمیت سمجھ لیں۔ کہ ۔ ت سمجھنا آسان ہو جائے۔

۱۷ ہجری میں سید۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہ شہر آ۔ د کیا گیا اور اس کے ارد گ د فصحاء و بلغاء عرب مقیم ہوئے جناب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امور مملکت نے کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تقرر فرما یا اور قرآن وحد ۔ ث کی تعلیم کے لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کو مقرر کیا گیا۔

❶ امیر المؤمنین نے اہل کوفہ کی طرف لکھا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مجھے بھی ضرورت تھی تمہاری ضرورت علمی کے پیش ان کو بھیج رہا ہوں۔

❷ مؤرخ عجلی فرماتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کوفہ میں پندرہ سو صحابہ اقامت پ ٔ یہ ہوئے جن میں سے ستر

. ری صحابہ تھے۔

❸ ابن سیرین فرماتے ہیں

. . میں کوفہ میں پہنچا تو شہر میں چار ہزار محدث اور چار سو فقہا کو

موجود پ یہ۔

❹ امام بخاریؒ فرماتے ہیں

مجھے طلب حدی ٔ ث کے سلسلہ میں اتنا زی دہ کوفہ جا ٔ ہوا کہ میں شمار

نہیں کر سکتا۔

❺ شیر ٔ اسید ٔ علی المرتضی رضی اللہ عنہ . . کوفہ تشریف لائے تو کثرت فقہا کو

دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمای

اللہ تعالیٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پ رحم فرما انہوں نے اس بستی کو علم

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سے بھر دیا۔

❻ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اس بستی کے چراغ ہیں

مقدمہ نصب الرایہ

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن سے خلفاء راشدین بھی روایت بیان کرتے ہیں

قارئین مکرم اس مختصر تمہید سے آپ نے کوفہ کی عظمت سمجھ لی نہایت ہی توجہ سے سمجھیں اسی شہر میں جو پندرہ صد اصحاب رسول ﷺ کا وطن ہے جس میں ستر بدری صحابہ قیام پذیر ہیں جہاں چار ہزار محدثین اور چار صد فقہا موجود ہیں جہاں امام بخاریؒ طلب حدیث کے لئے بار بار حاضری دے رہے ہیں وہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر دکھا رہے ہیں اور نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے ایک صحابی اور ایک تابعی بھی عدم رفع یدین کے بارے اعتراض نہیں کر رہا بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رضی اللہ عنہ کے تمام تلامذہ رفع ی ین نہیں فرماتے ۔ حظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷

اب سمجھنے کی ب ت یہ ہے کہ خیر القرون میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو اللہ کے نبی ﷺ کا طر ز ذکر کیا اس پ کسی ای نے بھی اعتراض نہ کیا۔ ہاں اب کوئی کرت رہے تو اس کی اپنی قسمت ....

〈۴〉 رضی اللہ عنہ

يديه الا عند افتتا ح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روا ی ت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ز شروع کرتے وقت رفع ی ین فرماتے تھے پھر کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

① مسند امام اعظم ج ۱/ص ۵۰ ② جامع المسا لخوارزمی ج ۱/ص ۳۵۲

اس روا ی ت کا ہر راوی اپنے وقت کا ب ڑ ا فقیہ ہے

〈۵〉 رضی اللہ عنہ ﷺ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سید۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیں پڑھیں یہ حضرات ابتداء ز کے بعد کسی جگہ رفع ۔ ین نہ فرماتے ① دار قطنی ج۱/ص ۲۹۵ ② مسند ابی یعلی ج۴/ص ۱۶۷

〈۲〉 رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰ

حضرت ۔ اء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ز شروع کرتے وقت رفع ۔ ین فرماتے پھر ز ختم ہونے۔ رفع ۔ ین نہ فرماتے۔

ابوداؤد ج۱/ص ۱۰۹/۱۱۰

اعتراض امام ابوداؤد نے فرمایا ہے یہ حد۔ ث صحیح نہیں۔اس کی وجہ محمد بن ابی لیلی پ اعتراض ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جواب اَ چہ بعض نے اس پ کلام کیا ہے

حضرت زائدہؒ فرماتے ھیں

یعنی محمد بن ابی لیلی د کا٠ مور فقیہ تھا

ماھر فن علامہ عجلی فرماتے ھیں

محمد بن ابی لیلی . عمل فقیہ تھے؛ انتہائی سچے تھے؛ جا٠ٔ الحد ی ث تھے؛ قرآن کریم کے عالم تھے اور شریف النسب تھے۔

یعقوب ابن سفیان فرماتے ھیں

۔ محمد ابن ابی لیلی ثقہ بھی ہیں عدل بھی ہیں۔

تہذ . التہذ ی . ج۹/ص۲۶۱

یھی بات مشھور غیر مقلد عالم نے

عون المعبود ج۲ ص۲۶۳ پ کی ہے۔

قال احمد بن یونس

[Website: DifaAhleSunnat.com]

احمد بن یونسؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زائ ہ سے ابن ابی لیلی کے متعلق دریفت کیا تو انھوں نے فرمایا وہ مورفقیہ ہیں۔

قال بشربن الولید سمعت ابایوسف آپ نے فرمای عہدہ قضاء پ ابن ابی لیلی سے ڑھکر کتاب اللہ کا قاری؛ اللہ کے دین کا فقیہ؛ حق گو؛ اور پ ہیز گار نہیں آ ی ۔میزان الاعتدال ج۶/ص۲۲۲

جس وقت ابن ابی لیلی کی اتنی توثیق ہوگئی تو روای ۔ درجہ حسن کو جا پہنچے گی ۔یں وجہ اس پ کوئی اعتراض نہ رہا۔

ہماری اس بات کی تائید ملاحظہ ہو میزان الاعتدال ج۶/ص۲۲۳ پ علامہ ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ فرماتے ہیں امام ترمذی نے اسے درجہ حسن میں ما ہے۔

خلاصۃ الجواب امام ابوداؤد یہ فرما چاہتے ہیں کہ یہ حدی ث درجہ صحیح نہیں بلکہ درجہ حسن کو پہنچی ہوئی ہے۔

﴿۷﴾

صحابی رسول ﷺ حضرت ۔اء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کے نبی ﷺ صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر زسے فارغ ہونے تک کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ ① المدونۃ الکبری ج۱/ص۱۹۲ ② مصنف ابن ابی شیبہ ج۱/ص۲۶۷ ③ مسند ابی یعلی ج۲/ص۹۰

﴿۸﴾ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ . . زمیں داخل ہوتے اچھی طرح رفع یدین فرماتے

① ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۱۰ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ② ترمذی شریف ج۱/ص۵۵ ③ نسائی شریف ج۱/ص۱۰۲ ④ مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ج۱/ص۲۷۸ ⑤ اس روایت کو امام ترمذی ________ فرمارہے ہیں ج۱/ص۵۵

اورغیر مقلد شوکانی کھتے ھیں

۔اس کے اسناد میں کوئی اعتراض نہیں نیل الاوطار ج۱/ص۳۵۵

طرز استدلال صحاح ستہ کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ سیدنا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صرف پہلی رفع یدین کو بیان فرمارہے ہیں اگر درمیان میں (رکوع کو جاتے یا سر اٹھاتے) بھی رفع یدین ہوتی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے بھی بیان فرماتے۔

〈۹〉 رضی اللہ عنہ

ابن عبدالرحمٰن راوی حدیث فرماتے ہیں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ا

زیں پڑھاتے تو ہر حر پ صرف تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔پھر۔ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ زمکمل فرما چکے تو قسم اٹھا کر فرمایا یہ طر ز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ز سے بہت زیدہ مشابہ ہے۔

① صحیح مسلم ج۱/ص۱۶۹ ② صحیح بخاری ج۱/ص۱۱۰ ③ صحیح ابن خزیمہ ج۱/ص۳۱۷ ④ ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۲۱ ⑤ مؤطا امام مالک ص۶۱ ⑥ مؤطا امام محمد ص۸۸ ⑦ مسند ابی یعلی ج۴/ص۴۱۵

طرز استدلال ظرین امی قدر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس ز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ مشابہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

زقرار دے رہے ہیں اس میں رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے ابتداء کا رفع یـ ین مذکور نہیں

〈۹〉 اهل مدینه اور ابوهریره رضی اللہ عنہ

. . مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں حاکم مقرر فرمایا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ز پڑھائی رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے، تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یـ ین نہیں فرمائی۔ . ز سے فارغ ہوئے تو

زیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ کی قسم میرا طر ز رسول اللہ ﷺ سے بہت زیـ دہ مشابہ ہے ئی شریف ج۱/ص۱۱۶/۱۱۷

گرامی قدر حضرات سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ز میں رفع یـ ین نہیں فرمائی اور اسے رسول اللہ ﷺ کی ز قرار دیـ مدینہ شریف کے زیوں میں سے کسی ایـ نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ کی مخالف ز نہ سمجھا، نہ کہا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اَ   زمیں رفع یـ ین کرنـ مسنون ہوتـ تو کم ازکم ا یـ

صحابی رضی اللہ عنہ ا یـ تـ لبعی تو لازماً تـ دیـ فرماتـ ۔کیا ان میں نـ تـ پـ عمل کا

نـ بہ اتنا بھی نہ تھا جتنا آج غیر مقلدین میں ہے؟

〈۱۰〉 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین کام کرتے

تھے جسے لوگ چھوڑ چکے ہیں ❶

نـ نـ ز کے لیے اٹھتے تو اچھی طرح رفع یـ ین فرماتے ❷ پھر قرأۃ

سے قبل کچھ دیـ سکوت فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے فضل طلب کرتے

❸ پھر ہر حر تـ پـ تکبر کہتے۔

طرز استدلال دیکھئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صرف پہلی رفع یـ ین کا ذکر

فرماتے ہیں پھر اس کا ذکر نہیں کرتے۔① مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ص ۲۷۸

② اس سے ملتی جلتی روایـ تـ ئی شریف ج ۱/ص ۱۰۲ پـ بھی موجود ہے۔

〈۱۱〉 رضی اللہ عنہ

۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے زیں پڑھیں یہ حضرات شروع ز کے علاوہ رفع یـ ین نہیں فرماتے تھے۔ بیہقی شریف ج ۲/ص ۸۰

اس روایـ ـت پـ محمد بن جا. کی وجہ سے اعتراض کیا َ یـ علامہ ماردینی متوفی ۷۴۵ھ نے آج سے چھ سو تہتر سال قبل محمد بن جا. کی توثیق فرمادی ہے۔ حظہ ہو الجوہر النقی علی البیہقی ج ۲/ص ۷۸

(۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ

سید: ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ ہر حر ـت پـ تکبیر کہتے تھے دا . کہتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ مسند ابی یعلی ج ۴/ص ۱۹۳

ناظرین مکرم آپ نے حضرت ﷺ کے ساتھ ساتھ خلیفۃ النبی ﷺ سید: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مراد ت ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل (عدم رفع یـ ین)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بھی پڑھ لیا اور وہ بھی جلیل القدر صحابی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ز نی ۔

اب میں ا ف آپ پ چھوڑت ہوں ا

﴿۱۳﴾ حضرت اسودؒ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے صرف پہلی تکبیر پ ہی

رفع ی ین فرمائی پھر نہ فرمائی۔ طحاوی شریف ج ۱/ص ۱۱۱

اس روای کے متعلق امام طحاوی متوفی ۳۲۱ نے فرمای

یہ حدی ث صحیح ہے گوی اس کی صحت کا اقرار آج سے ی رہ

سو چھ سال پہلے ہو چکا ہے۔

﴿۱۴﴾ عاصم بن کلیب کے والد حضرت کلیب جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تلامذہ

میں سے تھے فرماتے ہیں۔

سیدن علی المرتضی کرم اللہ و صرف پہلی تکبیر پ رفع ی ین

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فرماتے تھے بعدہ کسی مقام پہ نہ فرماتے ۔① موطا امام محمد ص ۹۰/۸۸

② مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷ ③ بیہقی شریف ج ۲/ص ۸۰

فائدہ بعض دو ۔ اس کی سند میں موجود عاصم بن کلیب پہ اعتراض

کرتے ہیں تو انہیں ترمذی شریف ج ۱/ص ۲۴۸ پہ دیکھ ی۔ چاہیئے سند میں

عاصم بن کلیب ہے امام ترمذی اسے

فرما رہے ہیں۔

اور اَ ابوبکر النہشلی کی وجہ سے اعتراض کا موڈ ہو تو الجوہر النقی علی

البیہقی ج ۲/ص ۷۸ پہ حظہ فرمالیں کیو آج سے چھ سو تہتر سال پہلے

اس کی توثیق ہو چکی ہے۔

〈۱۵〉 . کوفہ میں سید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما چکے تو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سید شیر ا کے تلامذہ (ہزاروں)

پہلی تکبیر کے بعد رفع ین نہیں فرماتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

علامہ ماردینی فرماتے ہیں یہ بات سند صحیح وجلیل سے ثابت ہے

الجوہر النقی علی البیہقی ج ۲/ص ۷۹

〈۱۶〉

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد صرف پہلی مرتبہ رفع یدین

فرماتے تھے المدونۃ الکبری ج ۱/ص ۱۹۲

سنائیے ا (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ا

ہزاروں شاگردوں) ز نیت کے مطابق تھی یا نہ؟

〈۱۷〉

① جامع المسا ج ۳۲/ص ۹۱۰۵

② مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

آپ ﷺ نے فرمایا سات مقامات پر ہی رفع یدین کرنی چاہیئے ① نماز شروع کرتے وقت ② بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ③ صفاء پر کھڑے ہوکر ④ مروہ پر کھڑے ہوکر ⑤ عرفات میں ⑥ مزدلفہ میں ⑦ جمرتین پر

اعتراض(۱) اس میں تو وتر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کا ذکر بھی نہیں حالانکہ احناف وتر اور عیدین میں رفع یدین کرتے ہیں۔

جواب اس روایت میں فرائض کی رفع یدین کا ذکر ہے یعنی نماز اور حج جبکہ وتر اور عیدین فرض نہیں

اعتراض(۲) بعض دوست محمد بن ابی لیلی پر معترض ہیں

جواب اس کی توثیق دلیل نمبر۶ کے ضمن میں گذر چکی ہے

〈۱۸〉

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نماز کی شروع والی رفع یدین کے علاوہ کسی رفع یدین کو نہیں جانتا۔ المدونۃ الکبری ج۱/ص۱۹۰

طرز استدلال حضرت امام مالکؒ مدینہ طیبہ کے امام ہیں اور ۱۷۹ھ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں وفات پ ئی۔ مدینہ شریف مر ٰ اہل اسلام ہے امام مالکؒ رکوع کو

جاتے، سر اٹھاتے ،اور تیسری رکعت، کی رفع ی ین کو جا ت نہیں اور

حضرت کا یہ ارشاد ۱۷۹ھ سے قبل کا ہے

گو ی دوسری صدی میں ابتداء ز کے علاوہ رفع ی ین

متروک ہو چکا تھا ۔

〈۱۹〉 جلیل القدر محدث ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں۔

میں نے کسی فقیہ کو ابتدائی رفع ی ین کے علاوہ رفع ی ین کرتے

نہیں دیکھا۔ طحاوی شریف ج ا/ص ۱۱۲

〈۲۰〉 امام ت مذیؒ فرماتے ہیں

یہی مذہب (صرف پہلی تکبیر پ رفع ی ین) ہے اصحاب النبی

ﷺ میں سے کئی اہل علم کا اور یہی مذہب ہے ت بعین کا حضرت سفیان کا اور

اہل کوفہ کا۔ ت مذی شریف ج ا/ص ۵۸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

طرز استدلال صحاح ستہ کے امام ت مذیؒ فرماتے ہیں عدم رفع یـ ین اصحاب رسول ﷺ ۔ بعین اور اہل کوفہ کا مذہب ہے۔

ان کی زکو خلاف ۔ ۔ کہتے ہوئے خوف اکر چاہیئے

〈۲۱〉

الخ

صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ سے روا یـ کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرما یـ سات مقامات پ رفع یـ ین کی جائے ① ز شروع کرتے وقت ② . . یـ اللہ شریف پ پڑے ③ صفاء پ کھڑے ہوکر ④ مروہ پ کھڑے ہوکر ⑤ عرفات میں ⑥ مزدلفہ میں ⑦ جمرتین پ

① طحاوی شریف ج/ص ۳۳۱ ② نصب الرایہ ج ا/ص ۳۹۱

〈۲۲〉 . لکل یہی روا یـ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ۔① طحاوی شریف ج ا/ص ۳۳۱ ② نصب الرایہ ج ا/ص ۳۹۰ پ موجود ہے۔

نوٹ یہ روا یـ موقوف و مرفوع دونوں طر ں سے مروی ہے

〈۲۳〉 عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ابتداء ز کے علاوہ

رفع ی ین نہ فرماتے۔ موطا امام محمد ص ۹۰

〈۲۴〉 حضرت مجاہدؒ بھی فرماتے ہیں

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ز پڑھی آپ نے صرف پہلی

تکبیر میں رفع ی ین فرمائی۔

① مصنف ابی شیبہ ج ۱/ص ۲۶۸ ② طحاوی ص ۱۱۰۔

نوٹ حضرت مجاہدؒ دس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مت میں رہے۔

فیض الباری ج ۱/۲/۱۷

〈۲۵〉 جناب سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روای

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

. . زشروع کرتے تو رفع یدین فرماتے، پھر رکوع کو جاتے،
رکوع سے سر اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ فرماتے۔
مسند الحمیدی ج ۲/ص ۲۷۷

﴿۲۶﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم
زمیں رفع یدین کررہے ہو۔ اکی قسم یہ . ت ہے میں نے حضرت ﷺ
کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا۔ کامل ابن عدی ج ۲/ص ۱۶۰

﴿۲۷﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت میزان الاعتدال ج ۲
/ص ۲۶ پر بھی موجود ہے۔

نوٹ اس مقام پر حضرت رضی اللہ عنہ کا . ت فرما، بمعنی عدم مواظبت ہے یعنی
زمیں رفع یدین کی مواظبت (دا عمل) حضرت ﷺ سے ثابت نہیں

﴿۲۸﴾ حضرت ا. اہیم نخعیؒ فرماتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مؤطا امام محمد ص ۸۸

اے مخاطب زمیں پہلی تکبیر کے بعد رفع یین نہ کر

﴿۲۹﴾ حضرت امام زین العا یںؒ فرماتے ہیں

اللہ کے نبی ﷺ زمیں (رکوع کو جاتے ، اٹھتے ، سجدہ کو جاتے اور سر مبارک اٹھاتے) اللہ اکبر فرماتے تھے ۔ یہاںتک کہ حضرت ﷺ کا وصال ہوۓ ۔ موطا امام مالک ص ٦١

طرز استدلال امام زین العا یںؒ اللہ کے نبی ﷺ کی زمیں رکوع کو جاتے ، سر اٹھاتے صرف اللہ اکبر بیان فرماتے ہیں رفع یین کا ذکر نہیں کرتے ۔

﴿۳۰﴾ صحاح ستہ کی شہرہ آفاق کتاب صحیح مسلم شریف میں ہے

حضرت جا بن سمرہؓ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں

حضرت ﷺ ہمارے پ س تشریف لائے (ز پڑھنے کی حا ت میں) تو فرما ی کیا ب ت ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم شر یگھوڑوں کی دموں کی طرح رفع ی ین کرتے ہو ز میں ساکن رہو۔

① ئی شریف ج ۱/ص ۱۳۳ ② ابوداؤد شریف ج ۱/ص ۱۴۳ ③ مسلم شریف ج ۱/ص ۱۸۱ ④ طحاوی شریف ج ۱/ص ۲۲۱ ⑤ صحیح ابن حبان ج ۳ /ص ۱۷۸ ⑥ مصنف عبدالرزاق ج ۲/ص ۲۵۲

ناظرین مکرم صحیح مسلم کی یہ روا ی ت اپنے مفہوم میں ب لکل واضح ہے کہ حضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ز میں رفع ی ین کرتے دیکھا تو ن راض ہوکر فرما ی شر یگھوڑوں کی دموں کی طرح رفع ی ین کررہے ہو پھر حکم د ی ، امر فرما ی ز میں ساکن رہا کرو۔ یعنی ز کے ا ن ر والی رفع ی ین (رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے ،دو سجدوں کے درمیان) نہ کیا کرو

مغالطہ بعض لوگ اس روا ی ت کو سلام کے وقت کی رفع ی ین سے

روکنے کی دلیل بتاتے ہیں حالا یہ سراسر مغالطہ ہے وہ دوسری روایـ ـت ہے جواس کے نیچے مذکور ہے۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پـ ـائے روشنی

ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیـ

قارئین ذی وقار اس مختصر کتابچہ میں نہایـ ـت ہی اختصار سے اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے صرف تیس عدد دلائل پیش کیے ہیں ا ءاللہ العزیـ اَ پـڑھنے والا محترم بھائی تعصب وتنگ ی سے اجتناب کرتے ہوئے اس کتابچہ کا مطالعہ کرے گا تو کم ازکم دو بـ ـتیں یقینی طور پـ سمجھ آ جا گی۔

❶ وہ اللہ کے بندے جو دن رات صرف اور صرف ایـ ہی رٹ لگاتے ہیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا دامن احادیـ ـث یہ ﷺ سے خالی ہے ان کے پـ ـس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے تو وہ اس بـ ـت میں سو فیصد جھوٹ بولتے ہیں۔ہم نے انتہائی اختصار کے بـ ـوجود اپنے مدعٰی پـ تیس احادیـ ـث ی ﷺ وآ ـثـ ـرصحابہ وتـ ـبعین پیش کر دیئے اَ بـ ـڑی تـ ـلیف ہوتی تو تعداد کئی گـ ـنـ ـزیـ ـدہ ہوتی۔

❷ اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ جس پـ عمل کرتے ہیں (صرف اور صرف ایـ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مرتبہ ابتداء زمیں رفع ی ین کرنی ہے) وہ مکمل مسئلہ قرآن کریم کی تفسیر اللہ کے نبی ﷺ کے عمل اور ارشادات کے ساتھ ساتھ صحابہ اور ت بعین سے ث. ت ہے۔

نہایت ہی اہم گذارش

چو اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا مسلک متعلق رفع ی ین سن ۱۵۰ ہجری میں مدون ہو چکا تھا لہذا اَ کوئی اہل علم ہمارے پیش کردہ دلائل پ سنداً اعتراض کر. چاہے تو اسے ۱۵۰ ہجری سے قبل متوفی راوی پ بحث کر. ہوگی بعد میں آنے والے پ . ح معتبر نہ ہوگی۔ کیو ہمارا مسلک آج نہیں بلکہ ۱۵۰ ہجری سے پہلے مدون ہو چکا تھا۔

فوائد

فائدہ نمبر ۱

تمام ائمہ صحاح ستہ مقلد تھے

① امام بخاریؒ کو علامہ تقی الدین . نے طبقات شافعیہ میں اور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم میں شافعی المسلک لکھا ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

② امام مسلمؒ کو شیخ عبداللطیف سندھی اور نواب صدیق حسن خان نے شافعی تسلیم کیا ہے۔

③ امام ابوداؤدؒ کو شیخ ابو اسحاق شیرازی طبقات الفقہا میں اور محدث کبیر حضرت سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے علامہ ابن تیمیہ کے طریق سے حنبلی المسلک لکھا ہے۔

④ امام ابن ماجہؒ کو حضرت شاہ ولی اللہ حنبلی فرماتے ہیں۔

⑤ امام ترمذیؒ کو معارف السنن ج۱/ص۲۲ پر شافعی المسلک لکھا ہے

⑥ امام نسائیؒ بقول حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور نواب صدیق حسن خان شافعی المسلک تھے۔

① معارف السنن ج۱/ص۲۲ ② ظفر المحصلین بحوال المصنفین

فائدہ نمبر②

غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک اور اس کا مرتکب کفر ہے۔

① ہدیۃ المہدی ص۴۵ ② نزل الابرار ج۱/ص۴

فائدہ نمبر③

مسئلہ رفع یدین میں غیر مقلدین اور ہمارا اختلاف دوام اور ہمیشگی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں ہے ان کے نزدیک حضرت ﷺ نے چار رکعت والی ز میں ہمیشہ ہمیشہ دس مقامات پر رفع یدین فرمائی ہے اور اٹھارہ پر رفع یدین نہیں فرمائی اور ہمارے نزدیک حضرت ﷺ کا دوام ثابت نہیں۔

فائدہ نمبر ❹

چار رکعت والی ز میں اٹھا حرکات ہیں ① ز شروع کرتے ② رکوع کو جاتے ③ رکوع سے سر اٹھاتے ④ پہلے سجدہ میں جاتے ⑤ پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے ⑥ دوسرے سجدہ میں جاتے ⑦ دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت۔

اور یہی عمل ہر رکعت میں ہوتا ہے لہذا سات کو چار سے ضرب دینے سے حاصل ضرب اٹھا بنتا ہے۔

غیر مقلد صرف دس مقامات پر رفع یدین کرتے ہیں اور اٹھا رہ مقامات پر نہیں کرتے۔ ① ز کی ابتداء ② رکوع کو جاتے ③ رکوع سے سر اٹھاتے ④ اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کرنا۔ چار رکعتوں میں دس مقامات بنیں گے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فائدہ نمبر 5

غیر مقلدین کا مسنون طریقہ نما ز

❶ زکی ابتداء، رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یـ ین کر ۔ صلوٰۃ الرسول ص۱۶۰

❷ یہ اللہ کے نبی ﷺ کا دا آ عمر کا عمل ہے۔ صلوۃ الرسول ص۲۰۱

❸ زمیں رفع یـ ین (اختلافی) ۔۔ مؤکدہ ہے۔ صلوۃ الرسول ص۲۰۵

❹ جو زاس طر پ نہ پڑھی جائے وہ یقیناً قص ہے۔

صلوۃ الرسول ص۲۱۱

نوٹ صلوۃ الرسول مؤلفہ محمد صادق سیالکوٹی پ چھ جید غیر مقلد علماء کی تصدیقات ہیں اور چودہ مختلف اخبارات و. ا ئ کے توصیفی کلمات موجود ہیں۔ یعنی غیر مقلدین کے ہاں یہ عام اور معمولی کتاب نہیں۔ **لھذا**

غیر مقلدین حضرات کو مندرجہ بالا فوائد کی روشنی میں

❶ اللہ کے نبی ﷺ کے صحیح صریح غیر معارض ارشادات طیبہ سے اپنے عمل کے مطابق یہ ثا ت کر ہوگا کہ اللہ کے نبی ﷺ پہلی اور تیسری رکعت کی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ابتداء اور رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء میں اور سجدوں کے درمیان کبھی رفع یدین نہیں فرمائی۔

2 نیز چو ان کے نزدیہ تقلید شرک اور اس کا ا م کفر ہے لہذا انہیں ایسی کسی کتاب سے دلیل پیش کرن ہوگی جو کسی مقلد یہ مجتہد کی تالیف وتصنیف نہ ہو۔

غیر مقلدین کے دلائل پر ایک نظر

عموماً غیر مقلدین اپنے طرز (چار رکعت والی ز میں پہلی اور تیسری رکعت کی ابتداء میں اور رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے ہمیشہ رفع یدین کرن دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں کے درمیان کبھی بھی رفع یدین نہ کرن) کو مسنون طرز بتلاتے ہوئے بطور دلیل 1 حضرت ابن عمرؓ 2 حضرت مالک بن الحویرثؓ 3 حضرت وائل ابن حجرؓ 4 حضرت ابوحمید الساعدیؓ 5 حضرت انس بن مالکؓ اور د اصحاب رسول ﷺ کی مرویت کتب حدیث سے کرتے ہیں

مگر اچھی طرح ذہن نشین فرماویں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یہ روایات ان کا مستدل نہیں بن سکتیں **کیونکہ**

❶ یہ تمام کتب حدیث مقلدین کی تصنیف کی ہوئی ہیں اور ہم فائ ہ نمبر۲ میں بیان کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین کے نز دیک تقلید شرک ہے لہذا مشرکین کی تصنیفات سے دلیل پکڑ ہر ہر در ت نہیں۔

❷ ان تمام مرویات میں کسی ای مقام پ بھی اللہ کے نبی ﷺ سے یہ ث ت نہیں کہ جو اس اختلافی رفع ی ین کو نہیں کرے گا اس کی ز ت کے مطابق نہیں ہوگی۔

❸ ان تمام روایات میں کسی ای مقام پ بھی بسند صحیح صراحۃً اللہ کے نبی ﷺ سے آ عمر ت ہمیشہ ہمیشہ اختلافی رفع ی ین کر ث ت نہیں کیو اختلاف دوام رفع ی ین میں ہے محض ثبوت میں نہیں۔

❹ ان تمام روایات میں کسی ای حدیث میں بھی غیر مقلدین کا مکمل مسئلہ رفع ی ین ث ت نہیں۔

یعنی پہلی اور تیسری رکعت کی ابتداء اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے حضرت ﷺ کا ہمیشہ رفع ی ین کر اور دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں کے درمیان کبھی بھی رفع ی ین نہ کر ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❺ کسی بھی روای ت سے چار رکعت والی ز میں دس مقامات پ رفع ی ین کرنے اور اٹھارہ مقامات پ رفع ی ین نہ کرنے کا حکم حضرت ﷺ سے ث ب ت نہیں

❻ کسی ای روای ت کے متعلق بھی حضرت ﷺ کے ارشاد سے اس کا صحیح ہو ث ب ت نہیں۔

ضروری گذارش

کیا صحاح ستہ میں سے ای ، ای اور صرف ای ایسی صحیح ،صریح غیر معارض روای ت پیش کی جاسکتی ہے جس میں حضرت کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہو۔

❶ چار رکعت والی ز میں پہلی رکعت اور تیسری رکعت کی ابتداء اور رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہمیشہ ہمیشہ رفع ی ین کرنے کا حکم ہو اور دو سری و چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں میں رفع ی ین نہ کرنے کا حکم ہو

❷ جو شخص ز میں (اختلافی) رفع ی ین نہ کرے اس کی ز ن ت کے مطابق نہ ہو گی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❸ ..ن ت ﷺ اس حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہو

❹ جس کتاب کا حوالہ دیا جائے وہ کسی مقلد کی تصنیف نہ ہو

[Website: DifaAhleSunnat.com]